

خزانے اور اقتصادی امور کے وزیر مملکت سردار آصف احمد علی نے آج
 بلا سود بنگاری بمقابلہ سودی نظام | ایک بیان (بحوالہ جنگ راولپنڈی ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء) میں کہا
 کہ ربوہ حرام ہے سود نہیں اور قبائل انتظام کے بغیر سود ختم کرنے سے ملکی معیشت تباہ ہو جائے گی مزید برآں علماء
 الزامات لگانے کی بجائے صحیح سمت میں قوم کی رہنمائی کریں۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر سود حرام نہیں تو حکومت نے از خود جنوری ۱۹۸۲ء میں بلا سود کاؤنٹر کیوں
 کھولے؟ حکومت وقت نے خود تسلیم کیا تھا کہ سود حرام ہے اور اس سے بچنے کے لیے یہ اقدامات کئے گئے تھے۔ اب
 طے شدہ پالیسی سے اختلاف کیوں کیا جا رہا ہے۔ ربوہ کی تعریف کو از سر نو چھڑ کر اس مسئلہ کو تنازعہ بنایا جا رہا ہے اور
 رہے کہ ربوہ کی اصطلاح سود کی تمام شکلوں اور نوعیتوں پر محیط ہے۔ ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ بھی تحریر ہے کہ
 نے سود کے حرام نہ ہونے کے بارے میں کوئی فتویٰ نہیں دیا ورنہ اسے وفاقی شرعی عدالت میں پیش کیا جاتا۔

جہاں تک متبادل نظام کا تعلق ہے تو اسلامی نظریاتی کونسل جو کہ ایک آئینی ادارہ ہے اور موجودہ دور میں
 شیخ الاسلام کا درجہ رکھتا ہے اس نے ماہرین معیشت اور بنگاری کی مدد سے ۱۹۸۰ء میں ایک تفصیلی رپورٹ مرتب
 کہ سود کی لعنت سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے اور شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے طریقے کار کیا
 ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی اس رپورٹ "بلا سود بنگاری" ۱۹۸۰ء کو
 بنا کر آگے چلے۔ واضح رہے کہ اس رپورٹ میں چند ایک خامیاں رہ گئی ہیں اس کی اصلاح ۸۴ - ۱۹۸۳ء میں بنا
 سالانہ رپورٹ کونسل کر دی گئی تھی یہ ایک مکمل اور بہت جامع رپورٹ ہے جو کہ پارلیمنٹ کو پیش ہو چکی ہے
 عمل درآمد کی محتاج ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل (جس میں علماء شامل ہیں) اس مسئلہ پر پہلے ہی حکومت کی صحیح رہنمائی کر چکی ہے حکومت
 کا فرض ہے کہ وہ الزام تراشی اور حیلے و بہانوں سے کام لینے کی بجائے صدق دل کے ساتھ اس رپورٹ پر عمل
 کرواتے۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین ابدی ہیں اور ان کو اپنانے سے ہی امت مسلمہ فلاح کا راستہ پاسکتی ہے۔

عبدالرحمن، افشاں کالونی، راولپنڈی

۱۰ سفر کا شمارہ الحق یہاں ابھی ابھی پہنچا ہے۔ اس میں آپ کا
 مقالہ ازواج مطہرات کے مکانات کے جالب نظر رہا۔

الحق کے مضامین اور قارئین کے تاثرات

استفادہ کیا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

شاید دس بارہ سال ہوتے ہونگے، اسی موضوع پر اس ناچیز جاہل نے بھی ایک مقالہ شائع کیا تھا اور
 مسجد نبوی اور ان مبارک مکانات کا نقشہ بھی شامل کیا تھا یہ اعظم گڑھ کے رسالہ الرشاد میں چھپا ہے۔ اطلاعاً